سوال

ل ہو سکے (28) ہے

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

بہت اچھا مسلمان اور نہایت ہی سمجھدار آدمی ہو تو اللہ رب العزت اسے ایک ایسا بچہ عطا فرمادیں کہ وہ جسمانی لحاظ سے معذور ہو، پھر جب یہ شخص اپنے معذور بچے کی طرف دیکھتا ہے تو اسے بہت دکھ اور افسوس ہوتا ہے۔ بہر حال یہ شخص بدستور اللہ تعالی سے اپنے بچے کی صحت یابی کے لیے دعا کرتا رہتا ہے ں اللہ پاک سے عرض کرتا ہے کہ ''یا اللہ! تو میرے بچے کو ہر صورت تندرستی عطا کردے، چاہے مجھے جو مرضی سزا دینا اور بے شک مجھے جہنم میں پھینک دینا لیکن میرا بچہ ہر صورت میں تندرست ہوجانا چاہیے۔'' وہ شخص اس نوعیت کی دعا چار پانچ روز مسلسل کرتا رہتا ہے اور اس کے ساتھ ہی اپنے بچے کا علا ت یونہی گزرتا جاتا ہے اور پھر کچھ مدت گزرنے کے بعد اس شخص پر فالج کا ایسا سخت حملہ ہوتا ہے کہ جس سے اس کا ایک بازو بالکل بے کار ہوجاتا ہے۔ اب یہ شخص بہت گھبراتا ہے اور سوچتا ہے کہ میں نے چونکہ اللہ تعالی کی بہت ہی زیادہ توہین کی تھی اور اسلام کا مذاق اڑایا تھا، اس لیے کہیں ایسا نہ ہو کہ اللہ پاک تو اس سلسلے میں آپ سے کچھ سوالات پوچھنا درکار تھے۔ آپ سے درخواست ہے کہ آپ ان سوالوں کے جوابات قرآن وسنت کے حوالہ سے ارشاد فرمائیں۔

1۔ کیا واقعتاً وہ شخص بار بار اللہ تعالی کی شان میں گستاخی کرنے اور اسلام کا انکار کرنے کی وجہ سے کافر ہوگیا؟

2۔ اگر کافر ہوگیا ہے تو آیا اب بھی اس شخص کے لیے اسلام کے دروازے کھلے ہیں یا نہیں؟

3۔ اگر اب بھی اس شخص کے لیے اسلام کے اندر داخلے کی گنجائش موجود ہے تو یہ شخص کس طریقے سے اسلام میں داخل ہوسکتا ہے؟

4۔ کیا اب اس شخص پر جہنم واجب ہوچکی ہے؟

5۔ اگر واقعتاً جہنم واجب ہوچیک ہے تو پھر اس شخص کے لیے اب جہنم سے بچنے کی کیا صورت ہوسکتی ہے؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

م السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

جواب سوال نمبر 1............واقعی یہ شخص بار بار اللہ تعالی کی شان میں گستاخی کرنے اور اسلام کا انکار کرنے کی وجہ سے کافر بلکہ مرتد ہوچکا، جیسا کہ قرآن مجید میں ہے:

ہِ وَمَلـٰئِكَتِهِ وَكُتُبِهِ وَرُ‌سُلِهِ وَاليَومِ الاخِرِ‌ فَقَد ضَلَّ ضَلـٰلًا بَعيدًا ﴿١٣٦﴾.سورة النساء

وئی اس کا انکار کرے اور اس کے فرشتوں کا اور اس کی کتابوں کا اور اس کے رسولوں کا اور قیامت کے دن کا تو وہ شخص بڑی دور کی گمراہی میں جاپڑا۔''

لاسلام امام ابن تیمیہ تصریح فرماتے ہیں:

الإیمان باللہ، وملائکتہ وکتبہ، ورسلہ، والبعث بعد الموت، فإنہ یکفر بہ، وکذلک یکفر بعدم اعتقاد وجوب الواجبات الظاہرة المتواترة، وعدم تحریم المحرمات الظاہرة المتواترة»

ں، اس کی کتابوں، اس کے رسولوں اور بعث بعد الموت (یعنی مرنے کے بعد جی اٹھنے) پر ایمان نہ رکھے تو اس کی تکفیر کی جائے گی، یعنی بالاتفاق اہل السنة والجماعة اس کو کافر گردانا جائے گا اور اسی طرح وہ شخص بھی کافر ہے جو واجبات ظاہرہ اور متواترہ کے وجوب کا معتقد ن ہو اور اسی طرح محرمات ظاہرہ اور

جواب نمبر 2......ہاں ایسے کافر اور مرتد اسلام کے دروازے کھلے ہیں، بشرطیکہ ہو پوری نیک نیتی اور مکمل اخلاص کے ساتھ اپنے کفر اور ارتداد سے تائب ہو کر اسلام قبول کرے گا تو اللہ تعالی کی اس کو بے پایاں رحمت اس اپنی لپیٹ میں لے لی، گی جیسا کہ اللہ تعالی فرماتا ہے:

ینَ كَفَر‌وا إِن يَنتَهوا يُغفَر‌ لَهُم ما قَد سَلَفَ وَإِن يَعودوا فَقَد مَضَت سُنَّتُ الأَوَّلينَ ﴿٣٨﴾... سورة الانفال

پ ان کافروں سے کہہ دیجئے! کہ اگر یہ لوگ باز آجائیں تو ان کے سارے گناہ جو پہلے ہو چکے ہیں سب معاف کردیئے جائیں گے اور اگر اپنی وہی عادت رکھیں گے تو (کفار) سابقین کے حق میں قانون نافذ ہوچکا ہے''

، شخص کی طرح جو کوئی ایمان کے بعد بلا کسی جبر واکراہ کے از خود اس کے ساتھ کفر کرے یا اس کی گستاخیاں کرے تو ایسا شخص مرتد ہے جیسا کہ سورة النحل میں فرمایا:

فَرَ‌ بِاللَّهِ مِن بَعدِ إيمـٰنِهِ إِلّا مَن أُكرِ‌هَ وَقَلبُهُ مُطمَئِنٌّ بِالإيمـٰنِ ... ﴿١٠٦﴾.سورة النحل

'جو شخص اپنے ایمان کے بعد اللہ سے کفر کرے، بجز اس کے جس پر جبر کیا جائے اور اس کا دل ایمان پر برقرار ہو،''

یا:

كَ لِلَّذينَ هاجَر‌وا مِن بَعدِ ما فُتِنوا ثُمَّ جـٰهَدوا وَصَبَر‌وا إِنَّ رَ‌بَّكَ مِن بَعدِها لَغَفورٌ‌ رَ‌حيمٌ ﴿١١٠﴾.سورة النحل

''جن لوگوں نے فتنوں میں ڈالے جانے کے بعد ہجرت کی پھر جہاد کیا اور صبر کا ثبوت دیا بیشک تیرا پروردگار ان باتوں کے بعد انہیں بخشنے والا اور مہربانیاں کرنے والا ہے''

ابن تیمیہ تصریح فرماتے ہیں:

ِ الذنب فان اللہ یغفرہ فی الجملۃ الکفر والشرک وغیرہما یغفرہا لمن تاب منہا , لیس فی الوجود ذنب لا یغفرہ الرب تعالی , بل ما من ذنب الا واللہ تعالی یغفرہ فی الجملۃ

ِبات جو گناہ کی جنس میں شامل ہے خواہ کفر اور شرک وغیرہ کیوں نہ ہو اللہ تعالی اس شخص کو بخش دیتا ہے جو سچی توبہ کرے ۔ ''

یسا گناہ موجود نہیں ہے جسے رب تعالی نہیں بخشتا ۔ بلکہ ہر قسم کا چھوٹا بڑا گناہ اللہ تعالی بخش دیتا ہے ۔ لہذا سائل کو اللہ تعالی کی وسیع ترین رحمت سے مایوس نہیں ہونا چاہیے ، اگر وہ سچی اور کھری کھری توبہ کر کے ایمان پر استقامت کا مظاہرہ کرے گا تو اللہ تعالی اس کے اسلام کو قبول فرمالے گا وما ذالک علی اللہ بعزیز و

اغفور رحیم رحمان الدنیا والآخرۃ ورحیمہما ہے کہ اس نے تو کفر کے داعیوں اور کفر کی حمایت میں برسوں لڑنے والا والوں ابوسفیان بن حرب بن ہشام ، سہیل بن عمرو ، صفوان بن امیہ ، عکرمہ بن جہل وغیرہم کی توبہ قبول فرمائی تھی ۔ بعد ازاں وہ بہترین اور مخلص ترین مسلمان ثابت ہوئے اور اللہ تعالی نے ان َ

لام سابقہ گناہ اور جرموں کو ختم کر دیتا ہے ۔ ''

صجھلسبین نمبر3 گنا جائے گا ۔

ِرآن مجید میں ہے ، اللہ تعالی نے فرمایا :

اوا أَصلَحوا وَاعتَصَموا بِاللَّهِ وَأَخلَصوا دينَهُم لِلَّهِ فَأُولـٰئِكَ مَعَ المُؤمِنينَ ۖ وَسَوفَ يُؤتِ اللَّهُ المُؤمِنينَ أَجرًا عَظيمًا ﴿١٤٦﴾ سورة النساء

ہاں جو توبہ کر لیں اور اصلاح کر لیں اور اللہ تعالیٰ پر کامل یقین رکھیں اور خالص اللہ ہی کے لئے دینداری کریں تو یہ لوگ مومنوں کے ساتھ ہیں ، اللہ تعالیٰ مومنوں کو بہت بڑا اجر دے گا ''

ِسرے مقام پر فرمایا :

ابوا وَأَصلَحوا وَبَيَّنوا فَأُولـٰئِكَ أَتوبُ عَلَيهِم ۚ وَأَنَا التَّوّابُ الرَّحيمُ ﴿١٦٠﴾ سورة البقرة

ِوہ لوگ جو توبہ کر لیں اور اصلاح کر لیں اور بیان کر دیں ، تو میں ان کی توبہ قبول کر لیتا ہوں اور میں توبہ قبول کرنے والا اور رحم و کرم کرنے والا ہوں ''

پس سائل ان آیات میں مذکور طریقہ کے ساتھ توبہ کرے گا تو اللہ تعالی توبہ قبول فرمالے گا ۔

جواب نمبر4....... اگر سائل نے مذکورہ بالا دونوں آیات میں مذکور طریقہ کے مطابق توبہ نہیں کی اور اسی حالت میں مرے گا تو بحکم قرآن اس کا ٹھکانا جہنم ہے ۔ قرآن کا فیصلہ یہ ہے :

للَّهَ جامِعُ المُنـٰفِقينَ وَالكـٰفِرينَ فى جَهَنَّمَ جَميعًا ﴿١٤٠﴾ سورة النساء

'' یقیناً اللہ تعالیٰ تمام کافروں اور سب منافقوں کو جہنم میں جمع کرنے والا ہے ''

ِنادباری تعالی ہے :

الىٰ جَهَنَّمَ يُحشَرونَ ﴿٣٦﴾ سورة الانفال

'' پھر مغلوب ہو جائیں گے اور کافر لوگوں کو دوزخ کی طرف جمع کیا جائے گا ''

جواب نمبر5..... اس سوال کا جواب اگرچہ اوپر لکھا جا چکا ہے ، تاہم مزید ایک اور آیت میں اللہ تعالی نے فرمایا کہ جو شخص سچی توبہ کر لے اور ایمان لے آئے اور نیک عمل کو اپنے اوپر لازم کر لے تو اللہ تعالی اس کو جہنم کے عذاب سے دور رکھے گا ۔ اور اس کی سئیات کو حسنات میں بدل دے گا ۔ وہ آیت یہ

ب وَءامَنَ وَعَمِلَ عَمَلًا صـٰلِحًا فَأُولـٰئِكَ يُبَدِّلُ اللَّهُ سَيِّـٔاتِهِم حَسَنـٰتٍ ۗ وَكانَ اللَّهُ غَفورًا رَحيمًا ﴿٧٠﴾ سورة الفرقان

ِان لوگوں کے جو توبہ کریں اور ایمان لائیں اور نیک کام کریں ، ایسے لوگوں کے گناہوں کو اللہ تعالیٰ نیکیوں سے بدل دیتا ہے ، اللہ بخشنے والا مہربانی کرنے والا ہے ''

جہنم کے عذاب سے بچنے کا یہی طریقہ ہے کوئی اور طریقہ نہیں ۔ اللہ تعالی ہم سب کو جہنم کے عذاب سے محفوظ فرمائے ۔ آمین

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

فتاویٰ محمدیہ

ج1ص205

محدث فتویٰ